روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۸ شعبان ۱۴۱۱ھ ۲۴ تبلیغ ۱۳۷۰ہش ۲۴ فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کسی تعصّب کو دل میں جگہ نہیں دے سکتے

"جماعت احمدیہ کو میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

ہم قومی اختلافات یا مذہبی اختلافات کے نتیجے میں بھی کسی تعصّب کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتے۔ اور کسی تعصّب کی بناء پر ہم فیصلے نہیں کر سکتے کیونکہ ہم دل و جان سے اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شخص جو تعصّب کو اپنے دل میں جگہ دے یا تعصّبات کے نتیجے میں فیصلے کرے وہ صحیح معنوں میں (صاحب ایمان) اور (موحّد) کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے، جسے بڑھاپا کہتے ہیں اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں۔ اور کان شنوا نہیں ہو سکتے۔ غرض کہ ہر ایک عضوِ بدن اپنے کام سے عاری اور معطل کے قریب قریب ہو جاتا ہے اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراضِ لاحقہ کا فکر نہ کرے۔ تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں جیسے نظامِ جسمانی میں یہ طریق ہے۔ ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاقِ فاسدہ کو اخلاقِ فاضلہ اور خصائلِ حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل بگڑ جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے۔ لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آجاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۶)

ربوہ: ۲۲ فروری۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ آپ نے خطبہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیج کی حالیہ جنگ کے پس منظر میں تجزیہ کرتے ہوئے توحید کے ساتھ اپنی بھرپور وابستگی کا دانشگاف اور پُرجلال انداز میں اظہار فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ امریکہ کے صدر جس انداز میں تکبّر کے ساتھ عراق کے خلاف اقدامات کر رہے اور بیانات دے رہے ہیں۔ اس کے بارے میں خدا کی تقدیر جو بھی فیصلہ کرے گی وہ بالآخر متکبروں کو ہلاک کرنے والا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ آج اقوام متحدہ کہلانے والی قومیں ایک دن آئے گا کہ اپنے تکبّر کے ہاتھوں عبرت ناک یادگاریں بن کر ختم ہو جائیں گی۔ اور آج نہیں تو کل وہ دن آئے گا جبکہ خدا تعالیٰ کی توحید کے پرستار ایک نئی اقوامِ متحدہ کی بنیاد رکھیں گے۔ حضور نے فرمایا جب میں امریکہ اور ایسی دیگر طاقتوں کے خلاف واضح طور پر اظہارِ خیال کرتا ہوں تو احمدی احباب کو میری فکر لاحق ہو جاتی ہے مگر میں ان کو اور سب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں توحید کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہوں۔ یہی میری زندگی کا مقصد ہے اور یہی میرا پیغام ہے۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ جو بھی مؤقف اپناتی ہے وہ حق اور سچ کی راہ میں اپناتی ہے اور اس راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے اور قربانیاں دیتی چلی آئی ہے۔

درخواست دُعا

مکرم بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی والدہ محترمہ محمد بی بی صاحبہ بیوہ میاں عمر الدین آف چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودہا آجکل شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عزّت و توقیر خدا کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

دنیا میں لوگ معمولی معمولی باتوں کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر چاہتے ہیں کہ ان کا نام مشہور ہو جائے۔ مثل مشہور ہے کوئی عورت تھی اس نے انگوٹھی بنوائی۔ عورتوں کو دکھانے کے لئے وہ اس انگلی سے جس میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی باتوں باتوں میں اشارے کرتی مگر اتفاق کی بات ہے کسی نے نہ دیکھی۔ اس پر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ جب عورتیں اس کے پاس ہمدردی کرنے کے لئے آئیں تو انہوں نے پوچھا کہ کچھ بچا بھی یا سب کچھ جل گیا۔ اس نے کہا اور تو کچھ نہیں بچا صرف یہ انگوٹھی بچی ہے اس پر جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ نئے کپڑے یا زیور کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھتی ہیں کہ کب بنوایا ہے کسی عورت نے اس سے پوچھا کہ بہن تم نے یہ انگوٹھی کب بنوائی ہے اس نے کہا یہ سوال اگر کوئی مجھ سے پہلے کرتی تو میرا گھر ہی کیوں جلتا۔ تو شہرت لوگوں کو اتنی مطلوب ہوتی ہے کہ ناجائز رنگ میں بھی اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جو جائز شہرت اور عزت خدا نے دی ہو۔ اس کے متعلق تو خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ ... "جو تجھ پر انعام کیا ہے اس کو بیان کر اور لوگوں کو بتا۔" چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرنا پڑا مگر اس کے ساتھ۔ لا فخر۔ لا فخر بھی آپ فرماتے رہے۔ تو بڑائی اور عزت۔ شہرت اور رتبہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت۔ خدا کی رحمتوں میں سے ایک رحمت۔ خدا تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے اور خدا تعالیٰ جب کسی پر اپنا فضل کرتا ہے تو اس کو عزت بھی ساتھ ہی دے دیتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص ذلیل بھی ہو اور خدا کا پیارا بھی۔ کیونکہ خدا کے قرب کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ انسان مکرم اور معزز ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ... "کہ تم میں سے اکرم وہی ہے جو اتقیٰ ہے۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اتقیٰ کو مکرم قرار دیا ہے وجہ یہ کہ عزت اور تقویٰ ایسی لازم و ملزوم چیزیں ہیں کہ کبھی جدا ہو ہی نہیں سکتیں اور

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۲۴۔ فروری ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

۱۔۔۔ انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔

۲۔۔۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازے تک محدود ہیں تو پھر دعا کی کیا ضرورت رہی۔ لیکن نہیں میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور ارادوں کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔

۳۔۔۔ جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی واقعی عظمت ہو جاوے اور اس کو منافع دینے والا یقین کرے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کرلے۔ تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا تعالیٰ کی خلاف مرضی کر سکے گا۔

۴۔۔۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اُگتی ہیں اور کہیں وہی قطرۂ بارش سمندر کی تہ میں جا کر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔

۵۔۔۔ تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب ، خود پسندی ، مالِ حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔

۶۔۔۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

۷۔۔۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بدی کو نیکی سے دُور کرو۔ اب خیال کرو کہ یہ ہدائت کیا تعلیم دیتی ہے۔ اس ہدائت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے۔

۸۔۔۔ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔

۹۔۔۔ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو۔

۱۰۔۔۔ کوئی آدمی بھی خلافِ عقل باتوں کو ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔

۱۱۔۔۔ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبّر اور فکر کیلئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔

۱۲۔۔۔ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔

بغداد نے جو کچھ بھی کیا ، خُوب نہیں تھا
اللہ کے بندوں کو یہ مرغُوب نہیں تھا
لیکن جو ہُوا اس سے ، وہ ہے حد سے زیادہ
معتوُب تو تھا ، اتنا بھی معتوب نہیں تھا

______ ابوالاقبال

سحر گاہی دعاؤں کا اثر ہے
تہی دستی مرا زادِ سفر ہے

شبِ تاریک ، ہر منظر حسیں ہے
مگر اِس حُسن کی حامل نظر ہے

خرابے میں تمہاری میزبانی
یہیں آؤ ، یہی تو میرا گھر ہے

جَلا دیں گے مرے دامن کو آنسو
کہ ہر آنسو کے دامن میں شرر ہے

کہاں سے چل کے آیا ہے کہاں تک
محبّت ہو تو دل کتنا نڈر ہے

کھڑا رہتا ہوں جلتی دُھوپ میں بھی
تمہاری یاد بھی تو اک شجر ہے

پہنچ پاؤں گا مَیں منزل پہ کیسے
یہ رستہ بھی تو میرا ہمسفر ہے

مَیں ناواقف تو ہوں رستے سے لیکن
تمہارا نقشِ پا زیرِ نظر ہے

جہاں چاہو مجھے ٹھہرا کے کہ دو
یہیں تک بس تجھے اذنِ سفر ہے

ہُنر مندی کے اس دَورِ ہُنر میں
نسیمِ بے ہُنر ، تُو بے ہُنر ہے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔
”تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبّر و غور سے پڑھنا چاہیئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔“

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید

ائمہ جماعت احمدیہ کے ارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

(اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے)

چندہ تحریک جدید کا وعدہ دیر سے لکھوانے یا ادائیگی دیر سے کرنے کے نقصانات کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت فرماتا رہے) نے فرمایا:-

"پہلا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (ایمان لانے والے) کو اس کی نیت پہ ہی ثواب دیتا ہے نہ کہ محض خواہشات پہ۔ وعدہ جتنی تاخیر سے کوئی لکھواتا ہے جو ثواب اور اللہ تعالیٰ کا فضل شروع ہونا تھا وہ دیر سے شروع ہوتا ہے اور وہ اتنا عرصہ اس سے محروم رہتا ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ وعدہ کرنے میں تاخیر سے آپ کتنا خطرہ مول لیتے ہیں۔ تقدیر الٰہی سے جس نے وعدہ سے قبل وفات پائی وہ اس چندہ کے دینے کی نیت سے محروم ہو گیا۔ تیسرا نقصان یہ ہے کہ وقت پہ جلد وعدے نہ کرنے اور جلد ادائیگی نہ کرنے پر دفتر کے اخبار، خطوط اور گشتی مراسلوں اور مضامین کے لئے یاد دہانی کرانے پہ جو زائد اخراجات ایسے افراد کی وجہ سے ہوتے ہیں ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی وجہ سے ان کے ثواب سے اس قدر کمی نہ کر دے۔ چوتھا نقصان یہ ہے کہ اگر آپ اضافہ کے ساتھ وعدہ بھی لکھوائیں اور بشاشت کے ساتھ ادا بھی کر دیں لیکن ان یاد دہانیوں وغیرہ کے اخراجات آپ گویا اپنی تاخیر کی وجہ سے اصل کام سے زبردستی نکال کر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ پانچواں نقصان یہ ہے کہ وعدوں میں تاخیر کی وجہ سے صیغہ وکالت مال کو پریشانی اٹھانی پڑے گی اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفین زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمت بجا لا رہے ہیں، کسی قسم کی پریشانی اٹھانا پڑے۔"

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی رہے)

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:-

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی، سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک ہونگے لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاول کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکا کے طور پہ تیار کر لیتی ہیں۔ اس عہد میں آنے والے لوگوں کے لئے اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں ...... اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں۔ مغربی تمدن کے اثرات اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں۔ مگر کوئی صورت ایسی نہ نکلتی تھی۔ کبھی یہ سکیم بناتا تھا کہ ایک بورڈنگ بناؤں، کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسا جھٹکا لگایا کہ میں نے سمجھا کہ اس وقت میں جو کچھ کہوں گا سب مان لیں گے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت سے ہمیں کتنا بڑا فائدہ پہنچایا کہ مغربی اثرات بلکہ ان مشرقی اثرات سے بھی جو مسلمانوں کی کمزوری کے زمانہ میں ان کے اندر پیدا ہو گئے تھے ہمیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک راستہ بتا دیا ہے جسے ہم ۲۰ سال سے معلوم نہ کر سکے۔ وہ ایک دم بتا دیا۔"

(خطبہ جمعہ ۷ راپریل ۱۹۳۷ء)

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ آپ کو جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے تو تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہم خواہش رکھتے ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے اور اگر اس کا موقع نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکو کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا۔ اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اسے دین کے واسطے قربانی کے لئے جمع کیا تھا۔"

(الفضل ۱۲ رجون ۱۹۳۷ء)

"میں نے تحریک جدید کے جاری کرتے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا تھا کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ یہ تو نہیں کر سکتا کہ وہ ایک کھانا بھی کھائے اور وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہو۔ پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً چٹنیاں اور مربے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گذارا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقہ کے لئے ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقے کے لئے ہوتے ہیں، پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعے سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی ہے کہ یہ بات ان کے لئے بھی (یورپ والوں کے لئے) تکلیف کا موجب ہے وہ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں۔ جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے۔ انہیں جنگ کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت ہماری جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خدا تعالیٰ کے فضل سے نکل گئی ہے۔ پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر مانا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے تحریک جدید کے زمانے میں ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ جن کے نتیجے میں لوگ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں اور کھانے اور پینے کی چیزوں میں کمی کر دیں۔ اب تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا میں اس قسم کے زمانے بھی آتے رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں نہ عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے اور اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہیئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا بھی بدل جائے تمہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ راپریل ۱۹۴۲ء)

"کم خوری، کم گوئی اور کم سونا، روحانی ترقیات کے لئے اولیاء اللہ ضروری بتاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ ہمارے دوست ایک دوسرے پر نگاہ رکھیں گے۔ اور ان کے اعمال کو تاڑیں گے مگر نکتہ چینی کے لئے نہیں۔ بلکہ اس نیت سے کہ ایک دوسرے کی اصلاح ہو۔ اور پھر اس شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ذکر نہ کیا جائے۔ میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ لوگ میرے پاس آئیں اور کہیں کہ فلاں شخص دو کھانے کھاتا ہے۔ میں نے ایک کھانے کا حکم کوئی نہیں دیا۔ میں نے صرف تحریک کی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس تحریک کے باوجود دو کھانے کھاتا ہے تو اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں۔ اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر، دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے۔ اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہیں ..... ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ان قیدوں کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں چاہیئے کہ زیادہ تعصب کے ساتھ ان مطالبات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ جن لوگوں نے گذشتہ سالوں میں ان مطالبات پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے انہیں بھی اس طرف لانے کی کوشش کریں تا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اور (.......) احمدیت کی ترقی کے راستے میں جو مشکلات حائل ہیں وہ دور ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ رفروری ۱۹۳۷ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۹۸۲ء میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

۱۹۳۴ء میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ اس وقت کے اقتصادی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنے اندازے کے مطابق ستائیس ہزار روپے ۲۷،۰۰۰/- روپے کی تحریک فرمائی۔ اور اس پر بھی آپ کا یہ تاثر تھا کہ اس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لئے قربانی مانگی جائے چنانچہ آپ نے تین سال کے لئے اس چندے کا اعلان فرمایا جس کے ذریعے سے تمام دنیا میں (دعوت الی اللہ) کی داغ بیل ڈالی جانی تھی۔ اس وقت حاضرین اس بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھا کہ یہ تحریک صرف ایک سال کے لئے ہے۔ چنانچہ انہوں نے بظاہر اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوائے۔ سلسلہ کے بعض کلرک ایسے تھے جن کو اس زمانے میں پندرہ روپے مہینہ تنخواہ ملا کرتی تھی انہوں نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے دو مہینے کی تنخواہ لکھوا دی اور ذہن پر یہی اثر تھا کہ ایک دو سال کے اندر ہم ادا کر دیں گے سلسلہ کے بہت سے ایسے بزرگ بھی تھے جو اگرچہ کچھ زائد تنخواہ پانے والے تھے لیکن اس زمانے میں بھی ان کی تنخواہ دنیا کے لحاظ سے بہت کم تھی۔ مثلاً ناظر ول کے معیار کے لوگ اور سلسلہ کے پرانے خدام اور (رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے میں بھی لمبی خدمات کی توفیق پائی۔ پچاس، ساٹھ، ستر روپے ماہوار سے زیادہ ان کی تنخواہیں نہیں تھیں۔ ان میں سے بھی بعض نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندے لکھوائے۔ مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا۔ اسی طرح دیگر بزرگوں میں سے مولوی ابوالعطاء صاحب (جو اس وقت کی نسل میں نسبتاً چھوٹے تھے) اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی پچاس پچاس روپے پچپن پچپن روپے لکھوائے جو اس زمانہ کے لحاظ سے ان کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ تھے لیکن اس وقت یہ بات کھل کر سامنے نہیں آئی تھی کہ یہ تحریک مستقل نوعیت کی ہے ہاں بعد میں جب اعلان کیا گیا کہ یہ ایک سال کے لئے نہیں بلکہ تین سال کے لئے تھی تو ان زیادہ لکھوانے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے یہ درخواست کی ہو کہ غلط فہمی میں زیادہ لکھوا دیا گیا ہے۔ طاقت سے بڑھ کر بوجھ ہے۔ اس لئے ہمیں اجازت دی جائے کہ اس چندے کو کم کر دیں۔ بلکہ خود حضرت (فضل عمر) نے پیشکش فرمائی کہ اگر کسی نے غلط فہمی سے اپنی طاقت سے بڑھ کر چندہ لکھوا دیا ہے تو اس کو کم کروانے کی اجازت ہے۔ یہ درخواستیں تو موصول ہوئیں کہ حضور! ہمیں یہ چندہ اسی طرح ادا کرنے کی اجازت دی جائے لیکن کوئی یہ درخواست نہیں آئی کہ ہمارے چندے کو کم کر دیا جائے۔"

اس خطبے کے آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔ اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں۔ اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔ اول تو ان کو کوئی بلا نہیں رہا۔ اور اگر بلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں ہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اعضاء میسر نہیں ہیں جو عمل کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق صرف حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت کو عطا ہوتی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے تقاضے آپ ہی نے پورے کرنے ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

شذرات

نون۔ سین

زمینی جنگ

واشنگٹن میں امریکہ کی انتظامیہ اور سفارت کاروں نے بتایا ہے کہ سعودی شاہ فہد اور مصری صدر حسنی مبارک نے نہایت پر زور طریق پر کہا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ اب وہ عراق کے خلاف زمینی لڑائی شروع کر دے۔ تاکہ رمضان سے (جو مارچ کے مہینے سے شروع ہو رہا ہے) پہلے پہلے اس لڑائی کا خاتمہ ہو جائے۔ امریکہ کے امریکی کمانڈر جن میں دفاع کے سیکرٹری چینی اور جنرل کولن پاول اور جنرل شوارزکوف نے ریاض میں شاہ فہد کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی ہے۔ شاہ فہد کے ساتھ ان کی جنگی کونسل بھی موجود تھی۔ یہ گفت و شنید زمینی جنگ کا پروگرام بنانے کے سلسلے میں ہی کی گئی تھی۔ خیال یہ ظاہر کیا گیا کہ زمینی جنگ اسی مہینے کی ۱۵ یا ۱۶ تاریخ سے شروع ہو جائے گی۔ صدر بش اپنے ماہرین جنگ کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کریں گے کہ یہ جنگ کب شروع ہونی چاہیئے۔ اور ان ماہرین میں سیکرٹری دفاع چینی اور جنرل پاول بھی شامل ہوں گے یہ دونوں شاہ فہد سے اپنی گفت و شنید کی رپورٹ پیش کریں گے۔ اسرائیل کے وزیر دفاع موشے آرون بھی عنقریب واشنگٹن پہنچ جائیں گے تاکہ وہ انتظامیہ کے ساتھ اس بات کا کوئی فیصلہ کر سکیں کہ اسرائیل کب جنگ میں شامل ہوگا۔ اگرچہ تل ابیب بلاواسطہ اس جنگ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بعض ممالک نے مثلاً پاکستان، مصر، سعودی عرب، اسرائیل نے اپنے سفارت کاروں کے ذریعے امریکہ سے الگ الگ یہ کوشش کی ہے کہ خلیج میں جنگ کے مقاصد حاصل کئے جائیں۔ یہ بات امریکہ کے انتظامیہ کے ایک افسر نے بتائی۔ اور یہ بھی کہا کہ چونکہ یہ سب کے سب امریکہ کی اتحادی کمان میں شامل ہیں۔ اپنے طور پر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جنگ کے مقاصد حاصل ہو جائیں۔ اب روس کے ایک اعلیٰ فوجی مشیر نے گذشتہ روز ان باتوں کو مسترد کر دیا کہ روس پر کوئی فوجی دباؤ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسی منظم فوج ہیں اور کہ پوری طرح اپنے صدر کے ساتھ ہیں۔ بلکہ اسی طرح جس طرح امریکہ کی فوج۔ مارشل موصوف نے صدر گورباچوف کے اس خیال کو دہرایا کہ خلیج کی جنگ حدود سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اور شہری آبادی میں جانوں کا بہت نقصان ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ بھی آباد بستیوں میں بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اقوام متحدہ کی قرار دادوں سے بہت آگے بڑھ جانے والی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ نہیں ہے کہ جنگ کے جیتنے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے کیا جائے۔ بلکہ سوال یہ درپیش ہے کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اسکے عالمی سیاسی نتائج کہاں کہاں تک اثر انداز ہوں گے اور جنگ کے بعد دنیا کو کس طرح متاثر کریں گے۔

عراقی پیشکش

صدر صدام حسین کی فوجی کونسل نے جسے ریوولیوشنری کمانڈ کونسل کہا جاتا ہے ایک بیان میں کویت خالی کرنے کی شرائط پیش کی ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ ہونا چاہیئے کہ مکمل طور پر جنگ بندی کی جائے اور پھر سیکیورٹی کونسل اپنے ریزولیوشن ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۴، ۶۷۷، ۶۷۸ کو منسوخ کریں اور جو ان سے نتائج حاصل کرنے مقصود تھے ان کا خیال چھوڑیں اور اسی طرح ہر قسم کی پابندی جو عراق پر لگائی گئی ہے اسے دور کیا جائے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی اپنی تمام فوجوں کو خلیج کے علاقے سے نکال لیں۔ اسرائیل فلسطین کے مقبوضہ علاقوں کو واپس کرے۔ عراق کے تاریخی، زمینی اور بحری حقوق کی ضمانت دی جائے۔ سیاسی معاہدہ جو قرار پائے۔ وہ عوام الناس کی خواہش کے مطابق ہونا چاہیئے جن ملکوں نے عراق کی تباہی میں حصہ لیا ہے وہ اس بات کا عہد کریں کہ سب کے سب مل جل کر عراق کی تعمیر نو کریں۔ جن ملکوں نے بلاواسطہ یا بالواسطہ اس تنازعے میں حصہ لیا ہے۔ وہ عراق کے تمام قرضوں کو منسوخ کریں۔ جہاں تک خلیجی ریاستوں کا تعلق ہے اور ان میں ایران بھی شامل ہے ان سب کو اس بات کا موقعہ ملنا چاہیئے کہ وہ اس علاقے کے حفاظتی اقدامات کریں۔ اور امن قائم کر کے اس کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ عرب خلیج علاقے کو آزاد اور بیرونی فوجی اڈوں سے پاک کیا جائے اور کسی قسم کا فوجی دباؤ نہ ڈالا جائے عالمی برادری کے تمام ممالک اس پر عمل درآمد کریں اس بیان کے متعلق عالمی برادری میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ اسے خوش آئند اقدام کہتے ہیں اور کچھ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ یہ محض دھوکا ہے۔ ریاض نے بھی اسے مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ مسترد کرنے والے اس بات پر مصر ہیں کہ عراق کویت کو خالی کرے باقی ساری باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں امریکہ آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھاتا رہا ہے۔ پہلے یہ مطالبہ تھا کہ کویت خالی کیا جائے۔ پھر یہ بات سامنے آئی کہ کویت خالی کرنے کے باوجود فوجیں خلیج میں رکھی جائیں گی۔ اب عراق سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ کویت خالی کرتے وقت اپنا ہر قسم کا اسلحہ کویت ہی میں چھوڑ کر جائے اپنے ساتھ ان میں سے کوئی چیز لے جانے کی اسے اجازت نہیں ہوگی۔ روس نے امریکہ کو اس بات کا قائل کر لیا ہے کہ جب تک ماسکو اور بغداد کی گفتگو انجام پذیر نہ ہو اس وقت تک زمینی جنگ شروع نہ کی جائے ماسکو کا خیال ہے کہ عراق اپنی شرائط میں کچھ نرمی پیدا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ریوولیوشنری کونسل کے بیان سے ان کا صدام پر اعتماد بڑھا ہے۔ ان ساری باتوں کے دوران اتحادی فوجوں نے عراق کی سرحدوں کے قریب جو اس کی چوکیاں ہیں ان پر حملہ کر دیا ہے۔ عراق نے بھی سعودی عرب کے چار شہروں پر سکڈ میزائل سے حملے کئے ہیں۔ اگرچہ اتحادی تو اس کی کوئی تفصیل نہیں دے رہے۔ لیکن عراق کے مطابق ان میزائلی حملوں سے خاصا نقصان ہوا ہے

دو وفود

گذشتہ دنوں سعودی عرب سے ایک فوجی وفد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان آیا اور اسے فائیو سٹار ہوٹل میں ٹھہرایا گیا اسی روز ایران سے ایک پارلیمانی وفد آیا اور اسے بھی اسی ہوٹل میں اسی فلور پر جگہ دی گئی۔ لیکن ایسا کرنے کے معاً بعد بعض حکام کو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ ان دونوں کا آپس میں ہوٹل کی حدود کے اندر جھگڑا ہو جائے چنانچہ فوری طور پر پولیس متعین کر دی گئی تاکہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ دونوں فریق اپنے اپنے کام میں تو مصروف رہیں لیکن ایک دوسرے سے کسی مناقشہ کی صورت نہ پیدا ہونے دے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اس بات کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جو نہایت مناسب بات ہے کہ تمام مسلمان امت واحدہ کی صورت میں دنیا کے سامنے ابھریں اور ایک دوسرے سے پیار و محبت اور اخوت کا اظہار کریں اور دوسری طرف دو ممالک کے وفود ایک ہوٹل میں ایک ہی فلور پر ٹھہریں تو ان کے متعلق یہ خطرہ ہو کہ ان کا آپس میں جھگڑا نہ ہو جائے۔ سعودی وفد نے آتے ہی ہوٹل کے کارندوں کو یہ ہدایت دے دی کہ ان کے وفد کے متعلق مکمل رازداری اختیار کی جانی چاہیئے۔ ان کے نام بھی نہ بتائے جائیں اور ان کے متعلق یہ بھی نہ بتایا جائے کہ وہ کہاں ہیں۔ لیکن چونکہ سعودی فوجی ایلچی کے ذریعے ان کا ہوٹل میں انتظام کیا گیا تھا۔ اسلئے بہر حال کچھ نہ کچھ تو بات نکل جاتی تھی۔

جہاں تک ایرانی وفد کا سوال ہے وہ ایرانی مجلس کے سپیکر کی طرف سے پاکستانی حکومت کے لئے ایک پیغام لائے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ پیغام خلیج کی جنگ سے متعلق ہے اور ایرانی وفد اس یقین کے ساتھ آیا ہے کہ وہ پاکستانی حکام کے ساتھ گفت و شنید کر کے خلیج کی صورت حال کو صحیح طور پر واضح کر سکیں گے۔

اب تک جو حالات سامنے آئے ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیج کی جنگ کو سفارت کاری شائد ختم نہ کر سکے۔ کسی ایک طرف کی مجبوری جس پر وہ قابو نہ پا سکے تو جنگ کو ختم کرنے میں ایک عنصر ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جب تک طرفین اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں اس وقت تک سفارت کاری کسی کام نہیں آسکتی۔ اور عراق نے تو خاص طور پر یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ کسی امن مشن کو کسی طرح بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں ہونا یہ چاہیئے کہ امت مسلمہ اس بات کی کوشش کرے کہ خلیج سے غیر ملکی فوجیں نکل جائیں اور سارے مسلمان مل کر عراق اور کویت کے قضیئے کو حل کریں اور جو بھی ان کا فیصلہ ہو وہ ہر ممکن طریق سے عمل میں لایا جائے اور اگر کوئی ایک طرف فیصلے کو قبول نہ کرے تو ساری امت مسلمہ ایک طرف اور وہ فریق دوسری طرف ہو کر اس فیصلے پر عمل درآمد کروائیں۔ یعنی اگر عراق نہ مانے اور عراق کے ساتھ لڑائی کرنا ہو تو یوں ہونا چاہیئے کہ ساری امت مسلمہ ایک طرف ہو اور عراق دوسری طرف یا اگر کویت کیخلاف فیصلہ ہو اور وہ نہ مانے تو کویت ایک طرف اور ساری امت مسلمہ دوسری طرف ہو یہ وہ حل ہے جو کامیابی کے قریب تر پہنچ سکتا ہے۔

عراقی تعاون

بی۔ بی۔ سی نے عراقی ریڈیو سن کر بتایا ہے کہ گذشتہ منگل کے روز صدر صدام حسین نے کہا کہ عراق سوویت یونین اور ہر کسی دوسرے ملک کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ خلیج کے تنازعہ کا پر امن حل تلاش کیا جا سکے دراصل انہوں نے خلیج کے ساتھ باقی سارے علاقے کے مسائل کو بھی شامل کیا ہے۔ جیسا کہ صدر صدام اکثر کہتے رہے ہیں کہ خلیج کے تنازعے کا حل اگر کویت سے انخلاء کی صورت میں ہونا ہے تو اسرائیل بھی مقبوضہ عرب علاقے خالی کرے۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ہونی چاہیں۔ دنیا بھر کے ممالک کے سیاست دان یہ کہتے رہے ہیں کہ پہلے کویت خالی کر دیا جائے اور پھر اس کے بعد اسرائیل کی پوزیشن پر غور کیا جائے گا۔ اور ایک عالمی کانفرنس کے ذریعے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اس سلسلے میں کیا کچھ ہونا چاہیئے۔

سوویت یونین اور دیگر ممالک کے ساتھ تعاون کی بات صدر صدام حسین نے اس وقت کی جب وہ پریما کوف سے گفتگو کر رہے تھے مسٹر پریما کوف میخائیل گورباچوف کا ایک پیغام لے کر بغداد پہنچے تھے۔ اگرچہ کوئی تجاویز تو انہوں نے پیش نہیں کیں۔ لیکن حالات کا جائزہ لینے کے لئے صدر صدام سے گفتگو کی اور کویت سے انخلاء کا بھی ذکر کیا۔ صدر صدام نے اس گفتگو میں کہا عراق سوویت یونین اور دیگر اقوام اور اقوام متحدہ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ سیاسی، متوازن با عزت حل کے لئے گفت و شنید کی جائے۔ انہوں نے سارے علاقے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں خلیج کا تنازعہ بھی شامل ہے۔ جہاں تک عراقیوں کا تعلق ہے وہ اپنے خلاف کی جانے والی جنگ کا پوری طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ سوائے باعزت حل کے وہ کوئی بات قبول نہیں کر سکتے۔ صدر صدام نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک قربانی کا تعلق ہے عراق کے لوگ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت عراق کے خلاف نہایت ظالمانہ اور تباہ کن تشدد کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بربریت کے جرائم جو امریکہ اور اس کے اتحادی عراق کے خلاف کر رہے ہیں ان کے خاتمے کے لئے اقوام متحدہ کو عزم اور حوصلے کے ساتھ فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہی امور کے پیش نظر عراق اس بات کے لئے تیار ہے کہ جو ممالک اس علاقے کے مسائل کا باعزت حل کرنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ وہ پورا تعاون کرے۔ صدر صدام نے مزید کہا کہ جب تک ہم پر زیادتی کرنے والے لوگوں کو پیچھے نہیں دھکیل دیا جائے گا۔ اور انہیں مکمل شکست نہیں دے دی جائے گی اس وقت تک کسی حل کا امکان نہیں ہے۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم پر حملے پر حملہ ہوتا رہے اور لوگ ہم سے صلح کی بات بھی کریں۔ پہلی بات تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ عراق پر حملے ختم کئے جائیں۔ بیرونی افواج کو اس علاقے سے نکالا جائے اور پھر باعزت طور پر امن کی کوششیں شروع کی جائیں جس میں عراق پوری طرح سے شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ صدر صدام حسین کے اس ارادے کے باوجود عالمی برادری کو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کویت کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ کیونکہ عالمی برادری کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کویت خالی کرے اور جو کچھ بھی کویت کے ساتھ اس کا تنازعہ ہے اس کے حل کے لئے کوششیں شروع کی جائیں۔ عراق کو اس بات کی شکایت ہے کہ اتحادی اس کی فوج سے جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ شہریوں پر اندھا دھند بمباری کر کے انہیں خوف زدہ کر رہے ہیں۔ اور وسیع پیمانے پر ان کی ہلاکت کا سامان بھی کیا جا رہا ہے۔ اصل جنگ کا تو اس وقت پتہ چلے گا جب عراق اور امریکہ کے اتحادیوں کی زمینی جنگ ہو گی۔ صدر صدام بار بار کہہ چکے ہیں کہ وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ یہ جنگ کب شروع ہوتی ہے۔ اور انہیں امید ہے کہ کہ اس جنگ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ہزیمت اٹھانی پڑے گی بلکہ وہ یہاں تک کہہ چکے ہیں کہ پہلی کھیپ میں ۵۰، ہزار امریکی اتحادی فوجیوں کی لاشوں کو امریکہ بھیجا جائے گا۔ امریکہ کے صدر نے کہا ہے اس ساری گفتگو میں صدر صدام نے کوئی نئی بات نہیں کہی وہ اپنی باتیں دہرا رہے ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جنہیں امریکہ پہلے رد کر چکا ہے اگر عراق نے کوئی نئی بات کہی ہوتی۔ تو امریکہ کی انتظامیہ اس پر غور کرتی اور اس طرح بات آگے بڑھائی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ جانتی ہے کہ جہاں تک اس جنگ کے خاتمے کا سوال ہے۔ یہ تو کوئی مشکل بات نہیں صدر صدام حسین اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کریں تو جنگ اسی روز ختم ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اگر عراق کی طرف سے قیام امن کی کوئی کوشش کی جائے تو وہ اس کا خیر مقدم کریں گے اور ہر طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ اس دوران غیر وابستہ اقوام کی تحریک نے بھی کچھ تجاویز پیش کی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنے مشن عراق بھیج کر صدر صدام سے گفتگو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔

B.52 بمبار طیارے

امریکہ کے ۵۲۔B بمبار طیارے عراق پر خاصی تیزی اور سختی سے بمباری کر رہے ہیں لیکن ان حملوں میں مزید شدت پیدا کرنے کے لئے امریکہ نے ان بمبار طیاروں کی مزید کھیپ برطانیہ میں رکھنے کا معاہدہ کیا ہے۔ فی الحال ۶ امریکی ۵۲۔B بمبار فیئر فیلڈ ملٹری بیس جو گلاسٹر شائر میں ہے وہاں رکھے گئے ہیں۔ لیکن مزید اس قسم کے طیارے وہاں بھیجے جا رہے ہیں یہ بمبار طیارے ۳۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کر کے بمباری کریں گے۔ برطانیہ سے اڑ کر فرانس کی فضاؤں سے ہوتے ہوئے یہ کسی پوشیدہ رستے عراق اور کویت پہنچیں گے۔ فرانس نے امریکہ کو خاص طور پر یہ اجازت دے دی ہے کہ وہ اس کی فضا پر سے اڑ بھی سکتا ہے اور ۵۲۔B طیاروں میں وہاں تیل بھی لے سکتا ہے۔ یہ بمبار طیارے ایسے ہیں جو خاصی تعداد میں بم اٹھا سکتے ہیں اور ان سے یہ فائدہ مقصود ہوتا ہے کہ ایک ہی دفعہ کسی ایک مقام پر خاصی تعداد میں بم گرائے جا سکیں برطانیہ میں ان کے لئے جگہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

تہذیبِ حقیقی کو رائج کرنے کیلئے حضرت فضلِ عمر کی تڑپ

یہ مضمون حضرت فضلِ عمر نمبر کے لئے لکھا گیا۔ لیکن شاملِ اشاعت نہ ہو سکا۔ ـــــــ ادارہ

حضرت فضلِ عمر نے اپنی ایک معرکۃ الآراء تقریر انقلابِ حقیقی میں دُنیا کے مطلوبہ تمدن کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرمایا:-

"ہمارا کام ہے کہ ہم (فطری و بہترین) تمدن اور ..... تہذیب کو اس قدر رائج کریں کہ لوگ خواہ عیسائی ہوں مگر ان کی تہذیب اور ان کا تمدن ..... (دینِ فطرت کے مطابق) ہو۔ لوگ خواہ یہودی ہوں مگر ان کی تہذیب اور ان کا تمدن (دینِ فطرت کے مطابق) ہو۔ لوگ خواہ مذہبًا ہندو ہوں مگر ان کی تہذیب اور ان کا تمدن (دینِ فطرت کے مطابق) ہو۔ یہ چیز ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کو بھیجا کہ تہذیب (حقیقی) کو اتنا رائج کیا جائے کہ اگر کچھ حصہ دُنیا کا (دینِ فطرت) سے باہر بھی رہ جائے پھر بھی (بہترین) تہذیب ان کے گھروں میں داخل ہو جائے اور وہ وہی تمدن قبول کریں جو (ہمارا) تمدن ہو گو یا جس طرح آج کل لوگ کہتے ہیں کہ مغربی تمدن بہتر ہے اسی طرح دُنیا میں ایسی رَو چل پڑے کہ ہر شخص یہ کہنے لگ جائے کہ (دینِ فطرت) کا تمدن ہی سب سے بہتر ہے۔"

حضرت فضلِ عمر قومی سربلندی و ترقی کے لئے اپنے تمدن کے قیام و ترویج کو کس قدر ضروری سمجھتے تھے اس کا اندازہ حضور کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ:-

"یورپ کے متعلق مجھے اس بات کا خطرہ اور فکر نہیں ہے کہ اس کا مذہب کیونکر فتح کیا جائے گا۔ مذہب کے متعلق تو مجھے یقین ہے کہ عیسائیت (دینِ فطرت) کے سامنے جلد سرنگوں ہوگی۔ مجھے اگر فکر ہے تو صرف یہ ہے کہ یورپ کا تمدن اور یورپ کی تمدنی اور دماغی ترقی کا کیونکر مقابلہ کیا جائے۔ یہی دو باتیں ایسی ہیں جن پر غور و فکر کرتے ہوئے راتیں گزار دیتا ہوں اور گھنٹوں اسی سوچ میں پڑا رہتا ہوں ..... حقیقت یہی ہے کہ جو کسی قوم کے لباس کو اور تمدن کو قبول کر لیتا ہے وہ دل سے انہی میں سے ہوتا ہے کیونکہ دل اس کا ان کی عظمت اور بڑائی کا قائل ہو چکا ہوتا ہے۔"

حضرت فضلِ عمر نے ۱۹۲۴ء میں یورپ کا سفر کیا جبکہ اس وقت مالی وسعت بھی نہ تھی اور متعدد مشکلات حائل تھیں تاہم اس سفر کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے اپنے ایک مکتوب میں بڑے پُر شوکت اور یقینی الفاظ میں یورپ کے دینِ فطرت کی آغوش میں آجانے کا بیان کرتے ہوئے اس امر کا انتباہ فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یورپ اپنے تمدن و فرسودہ روایات کو (مذہب) کی چھاپ لگا کر وہی صورت پیدا کر دے جو مشرک رومیوں کے مسیحی ہونے سے مسیحیت کے مسخ و مبدل ہونے کی صورت میں ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"ہمارا فرض ہے کہ اس مصیبت کے آنے سے پہلے اس کا علاج سوچیں اور یورپ کی (رہنمائی) کے لئے ہر قدم جو اٹھائیں اس کے متعلق پہلے غور کر لیں اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہاں کے حالات کا عینی علم حاصل نہ ہو۔ پس اسی وجہ سے باوجود صحت کی کمزوری کے میں نے اس سفر کو اختیار کیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو میں (خدا نے چاہا تو) اس علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا اگر اس جدوجہد میں مر گیا تو اے قوم! میں ایک نذیرِ عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ (دینِ فطرت) کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا۔ ... کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ قرآن کا ہر ایک حکم ناقابلِ تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا۔ جو اس کو بدلتا ہے وہ (دینِ فطرت) کا دشمن ہے۔ وہ (دینِ فطرت) کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا ..... یورپ سب سے بڑا دشمن (دینِ فطرت) کا ہے۔ وہ مانے نہ مانے۔ تمہاری کوشش کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو تم کو اسے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اگر تم دشمن پر فتح نہیں پا سکتے تو تمہارا یہ فرض ضرور ہے کہ اس کی نقل و حرکت کو دیکھتے رہو۔ ..... یورپ کے لئے تو (دینِ فطرت) کا قبول کرنا مقدر ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دیکھیں کہ وہ ایسی صورت میں (اسے) قبول کرے کہ (اسے) بدل ہی نہ دے۔"

حضور نے بعض ایسے علاقوں کا ذکر کرتے ہوئے جو مغرب کے تمدن سے بہت زیادہ متاثر ہو چکے ہیں فرمایا:-

"(ایسے علاقے) جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائیں گے تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰؑ فرعون کی تباہی میں۔ بے شک اس وقت یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے .....۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۲۴ء)

حضرت فضلِ عمر نے زندگی کے ہر شعبہ میں صحیح قرآنی تمدن کو رواج دینے کی مختلف تجاویز اور سکیمیں جماعت میں جاری فرمائیں۔ ان میں سے نہایت دُور رس نتائج کی حامل تجویز ہجری شمسی تقویم کا اجراء بھی ہے۔ اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک ضروری تھا کہ جس طرح ہجری قمری (تقویم) بنائی گئی ہے اسی طرح ہجری شمسی بھی بنائی جاتی اور ان دونوں سے فائدہ اٹھایا جاتا مگر مجھے یہ بات جنتر منتر دیکھ کر سوجھی اور میں نے اس وقت سے تہیہ کر لیا کہ اس بارہ میں کامل تحقیق کر کے عیسوی شمسی سن کی بجائے ہجری شمسی سن جاری کر دیا جائے میرا ارادہ ہے کہ ایک دو مہینہ تک اس بارہ میں پوری تحقیق کر کے ہجری شمسی سن جاری کر دیا جائے اور آئندہ کے لئے عیسوی سن چھوڑ دیا جائے۔ خواہ مخواہ عیسائیت کا ایک طوق ہماری گردنوں میں کیوں پڑا ہے۔" (سیرِ روحانی)

اس مقصد کی تکمیل کے لئے حضور نے مندرجہ ذیل علماء پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی:-

۱۔ حضرت میر محمد اسحاق

۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

۳۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل حلال پوری۔

۴۔ حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری

اس کمیٹی میں سے ایک بزرگ عالم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل حلال پوری اپنے شوق و رجحان کی وجہ سے از خود اس کام پر تحقیق کر رہے تھے چنانچہ ہجری شمسی تقویم کا ڈھانچہ انہوں نے کمیٹی میں پیش کیا۔ اس پر مزید غور و فکر کر کے کمیٹی نے اپنی رپورٹ حضور کی خدمت میں بھجوائی اس رپورٹ کے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا:-

"مروجہ عیسوی کیلنڈر کا کوئی نیا سال اُس روز سے شروع ہو گا اسی روز سے ہجری شمسی سال کا شمار ہو گا اور سال کے دنوں کی تقسیم بھی مہینوں پر مروجہ عیسائی کیلنڈر کی طرح ہی ہوگی اور لیپ سال بھی وہی شمار ہوں گے جو مروجہ عیسائی کیلنڈر میں شمار کئے جاتے ہیں اور پہلے ہجری شمسی سال آغاز بھی ۶۲۲ء کے آغاز کے وقت سے محسوب ہو گا۔ لیکن چونکہ عیسوی کیلنڈر کے سابقہ طریقِ شمار میں غلطی سے ہر صدی میں لیپ کے ۲۵ سال گنے جاتے تھے اور ساتویں صدی عیسوی کے آغاز تک اس غلطی کی وجہ سے تین دن زائد شمار ہو چکے تھے اس لئے سنہ ہجری شمسی کے آغاز کے دن کی عیسوی تاریخ یکم جنوری ۶۲۲ء نہیں بلکہ ۲۹ دسمبر ۶۲۱ء محسوب ہوگی اور چونکہ اس کے بعد بھی ۱۵۸۲ء تک یہ غلط طریقِ شمار برابر جاری رہا اس لئے یہ فرق برابر بڑھتا چلا گیا اور سولہویں صدی عیسوی میں ۱۰ تک پہنچ گیا۔ ..... ہاں اب چونکہ اس کا ازالہ کیا جا چکا ہے اس لئے مروجہ عیسائی کیلنڈر کے کسی سال اور کسی مہینہ کے آغاز کے دن اور اس کے مقابل کے ہجری شمسی سال اور مہینہ کے آغاز کے دن میں اب کوئی فرق نہیں ہو گا۔"

(الفضل ۴ اپریل ۱۹۴۰ء)

حضور کی منظوری سے تاریخ کے اہم واقعات سے مہینوں کے نام اخذ کر کے ۱۹۴۰ء سے یہ تقویم جاری کر دی گئی۔

نصیحت کرنے سے اصلاحِ نفس ہوتی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں

"یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ اوّل خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے۔ جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اسکی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے۔"

(خطبات نور صفحہ ۱۷۳، حصہ دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۱۸ میں مسعودہ بیگم زوجہ رانا سلطان احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ معلمہ عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ ۲½ مرلے واقع بدوملہی مالیتی -/۸۰,۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیور وزنی ۸ تولہ مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے (۳) والد کا مکان واقع گوجرانوالہ جو ابھی قابل تقسیم ہے (۴) حق مہر -/۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مسعودہ بیگم زوجہ رانا سلطان احمد بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ رانا سلطان احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ رفیع الدین۔ وصیت نمبر ۹۹۱۳

مسل ۲۷۹۱۹ میں عطیہ بیگم زوجہ رانا نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۱۵ تولہ مالیتی -/۴۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عطیہ بیگم زوجہ رانا نصیر احمد بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ رانا نصیر احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۶۶۵۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا محمد رشید صراف وصیت نمبر ۸۶۲۰

مسل ۲۷۹۲۰ میں بسم اللہ بیگم زوجہ رانا محمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو شالیمار ٹاؤن ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیور ۱۱½ تولے مالیتی -/۳۴۰۸۵ روپے (۲) زیورات چاندی ۴۵ تولے مالیتی -/۲۵۰ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰۰ روپے۔ میزان -/۴۱,۵۸۵ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بسم اللہ بیگم 8-B گلشن راوی ملتان روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا محمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ رانا محمد اکرم پسر موصیہ۔

مسل ۲۷۹۲۱ میں فضل احمد شمس ولد چوہدری نعمت علی صاحب قوم جاٹ اٹھوال پیشہ فارغ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل احمد شمس ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر محمود ابن غلام رسول عابد کراچی ۷۵۰۸۰ گواہ شد نمبر۲ امتیاز حسین شاہد کراچی ۷۵۰۸۰

بقیہ: صا سے آگے

ذلت ہمیشہ خدا کی نافرمانی کی وجہ سے ہی آیا کرتی ہے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے نافرمان لوگ بظاہر دنیاوی عزت والے نہیں ہوتے بلکہ یہ ہے کہ جو خدا کا مقرب ہو وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ یہ تو ہوگا کہ ان لوگوں کو بظاہر عزت مل جاتی ہے۔ جو متقی اور نیکوکار نہیں مگر یہ کبھی نہیں ہوگا کہ کوئی متقی ہو اور اسے حقیقی عزت حاصل نہ ہو۔ تو عزت و توقیر خدا کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے اور انسان چاہتا ہے کہ اسے عزت اور شہرت حاصل ہو۔"

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

حاصل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خلیج میں جتنی جگہ حاصل کی جا سکتی تھی وہ حاصل کی جا چکی ہے اور اس سے زیادہ اب وہاں B-52 بمبار طیارے نہیں رکھے جا سکتے برطانیہ کے سیکرٹری دفاع ٹام کنگ نے حال ہی میں پارلیمنٹ کو یہ یقین دہانی کرائی کہ یہ بمبار B-52 طیارے کوئی جوہری اسلحہ لے کر نہیں جائیں گے۔ اس بات کا بھی لندن میں اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی نیوکلیر سب میرین بیس جو سکاٹ لینڈ میں ہے اگلے سال کے اختتام سے قبل بند کر دی جائے گی۔ یہ فیصلہ اس فیصلے کی ایک شق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اپنے دفاعی انتظام کو کم کر رہا ہے ایسا کرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ روس اور امریکہ میں سرد جنگ اب ختم ہو چکی ہے کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو یہاں ملازمت سے فارغ کیا جائے گا۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب ہے۔ اور مقامی طور پر ۲ ملین پاؤنڈ کا نقصان ہوگا۔ یہ وہ رقم ہے جو وہاں کی حکومت اس اڈے کی موجودگی میں حاصل کرتی ہے۔ چونکہ عراق نے اعلان کیا ہے کہ وہ ساری دنیا میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے برطانیہ نے اپنے ہوائی اڈوں پر انتظامات زیادہ سخت کر دئیے ہیں۔ خلیج کی جنگ کے آغاز ہی سے برطانوی حکومت نے یہ موقف اختیار کئے رکھا ہے کہ تشدد کی کارروائیاں ہونے کا امکان ہے اس لئے اس طرف زیادہ توجہ دی جائے اور اب تو بغداد ریڈیو نے خاص طور پر اعلان بھی کر دیا ہے کہ عراق اور اس کے حمایتی دنیا بھر میں امریکہ اور اس کے حمایتوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے جو کچھ بھی ان سے ہو سکا وہ کریں گے۔ اب تک کئی برطانوی اور امریکی مفادات پر حملے ہو چکے ہیں۔ گزشتہ مہینے برطانیہ نے کئی عراقی اور دیگر عرب افراد کو اس شبہ کے پیش نظر کہ وہ غلط قسم کی کارروائیاں کرنے والے ہیں۔ اپنی حراست میں لے لیا۔ کہا جاتا ہے کہ عراقی جن کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اور ایک آرمی کیمپ میں رکھا گیا ہے ان کی تعداد ۳۰ ہے۔ ان لوگوں پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو بطور طالب علم کے رجسٹرڈ کروایا اگرچہ وہ دراصل عراقی فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ تمام عراقی جو برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں انہیں ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو پولیس کے دفاتر میں رجسٹرڈ کروائیں لیکن سول لبرٹیز کی تنظیم نے اس بات کو انسانی آزادی کے خلاف اور سیاسی تشدد کہا ہے۔ یہ تنظیم کہتی ہے کہ یہ سب لوگ ضروری نہیں کہ عراق کے صدر صدام سے ہمدردی رکھتے ہوں اور اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے کون کون حفاظتی طور پر خطرناک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخباری سُرخیاں

○ جنگ نے سعودی عرب کو کنگال کر دیا۔ جنگی اخراجات کے لئے بین الاقوامی بنکوں سے تین ارب ڈالر لینے پر مجبور ہیں

(سعودی حکومت)

○ بُش آئندہ انتخابات میں شکست سے بچنے کے لئے زمینی جنگ سے گریز کر رہے ہیں۔ (ائر مارشل فاروق فیروز خان)

○ زمینی جنگ کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے۔ (امریکہ کی انتظامیہ)

○ سعودی حکومت نے وفاقی وزیر عبدالستار نیازی کے اس بیان پر زبردست احتجاج کیا ہے کہ سعودی عرب نے سؤر کا گوشت، شراب اور فاحشہ عورتیں درآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن مذہبی کتابوں پر پابندی ہے۔

○ عراق کے مسلم علماء نے کہا ہے کہ صدر بش اور بعض عرب امارات کے عمائدین کو ہلاک کرنا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

اگر عراق پر ہوائی حملے جاری رہے تو ماسکو اپنے مؤقف میں تبدیلی کرے گا۔

○ عراق جنگ میں اخلاقی فتح حاصل کر چکا ہے۔ (فیدل کاسترو)

○ جنگ کے باعث سعودی عرب نے حج کی میزبانی سے معذرت کر لی۔ (سعودی سفارتی ذرائع)۔

○ جنگ میں ہماری پوزیشن مستحکم ہے ۶ سال تک جنگ لڑ سکتے ہیں۔

(صدام حسین)

○ شاہ فہد کا قیامت تک تعاقب کیا جائے گا۔ (عراق کا اعلان)

○ پاکستان کو خلیج کی جنگ کے لئے ایک ارب امریکی ڈالر خرچ کرنے ہوں گے۔

○ عراق نے کہا ہے کہ وہ سوویت یونین کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے

○ زمینی جنگ شروع ہونے پر اسرائیل بھی اتحادیوں کا ساتھ دے گا۔

○ روس معصوم نہ بنے۔ اتحادیوں کے جرائم میں وہ بھی شریک ہے۔

(صدام)

○ امریکہ اور اس کے اتحادی عراق کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم جان دے دیں گے۔ ہار نہیں مانیں گے۔

(عراقی صدر کی صدر گورباچوف کے ایلچی سے بات چیت)

○ امریکہ حدود سے تجاوز کر گیا ہے۔

(لی پنگ)

○ اسلامی کانفرنس کا اجلاس اسلام آباد میں ہوا تو عراق شریک نہیں ہوگا۔

(عراقی سفیر)

○ عوام نے حکومت کے حق میں جو فیصلہ دیا ہے۔ وہ اب ختم ہو گیا ہے۔

○ سرکاری ذرائع ابلاغ اب زیادہ دیر تک عوام کو گمراہ نہیں کر سکتے۔

(فضل الرحمان)

○ داخلی امن مشن بھی شروع کریں

(ارشاد احمد حقانی)

○ بغداد میں بمباری کے ذریعے قتل عام نے دنیا کے خیالات دوسری طرف پھیر دئے ہیں۔

○ امریکہ عراق میں بچوں کو دودھ کی فراہمی بھی روک رہا ہے۔ بچوں کی ہلاکت کی مذمت کرتا ہوں۔

○ خلیج میں جنگ جارحیت ہے۔ اقوام متحدہ کا کوئی تعلق نہیں۔

(سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

○ اتحادیوں کے ہوائی حملے عراقیوں کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتے

(صدام حسین)

○ عراق اتحادیوں کے خلاف اردن کا بنا ہوا اسلحہ استعمال کر رہا ہے

(سعودی کرنل)

○ کوئیار مکر گئے۔ صدام سے بات چیت کا متن جاری کرنے سے انکار سیکرٹری جنرل متن جاری کرنے سے انکار کرتے رہے اقوام متحدہ میں عراقی مشن اسے جاری کر کے ثابت کر دے گا کہ جنگ کے ذمہ دار کوئیار ہیں

(عراقی موقف)

○ صدام سے گفتگو خفیہ تھی۔ ظاہر نہیں ہو سکتی

(کوئیار)

امریکہ فقرا ہو گیا

○ عراق کے خلاف جنگ کے لئے مزید پچاس ارب ڈالر کی امداد لے گا۔

○ عراق پر فوری حملہ کرو اور رجب بیت اللہ سے پہلے جنگ کا ٹنٹا مکا دیا جائے۔

(سعودی عرب کا امریکہ سے اصرار)

○ پاکستان امریکہ مخالف خارجہ پالیسی نہیں بنا سکتا۔

(امریکی ترجمان)

○ عراق نے پاکستانی حکومت کا یہ فیصلہ مسترد کر دیا کہ خلیجی جنگ ختم کی جانی چاہیئے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری حکومت کی برطرفی کے باعث پاکستان خلیج کے بحران میں اپنا صحیح کردار ادا نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ کویت پر قبضے کے چار دن کے بعد ہماری حکومت غیر جمہوری طور پر ختم کر دی گئی۔ انہوں نے کربلا پر بمباری کی مذمت کی اور کہا کہ کربلا اسلام کا دل ہے۔ اس پر بمباری سے ہر مسلمان کو دکھ ہوا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سکھر میں فائرنگ کے واقعات میں پیپلز پارٹی ملوث ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت نہایت شریف اور با اصول آدمی ہیں ان کا مجھ پر کوئی دباؤ نہیں۔

○ مسلم کمرشل بنک کو نجی ملکیت میں واپس دینے کے خلاف کراچی میں سات بھوک ہڑتالیوں کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے خلیج میں جنگ بندی کا روسی منصوبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ عراق نے قبول کر لیا تھا۔ برطانیہ نے بھی یہ منصوبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے عراق کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ ہفتہ کو دس بجے تک کویت خالی کر دے۔ کویت شہر کو چار دن کے اندر خالی کر دے۔ عراق نے جو تنصیبات کویت میں قائم کی ہیں وہ وہیں رہنے دے۔ اس صورت میں کویت سے واپس جانے والی عراقی فوج پر بمباری نہیں کی جائے گی۔ اگر عراق نے اس الٹی میٹم کے مطابق عمل نہ کیا تو زمینی جنگ شروع کر دی جائے گی۔

○ عراقی افواج نے سعودی عرب اور بحرین پر سکڈ میزائیلوں سے حملے کئے۔ سعودی عرب کے "شاہ خالد شہر" پر جو سکڈ میزائیل پھینکے گئے انہیں پیٹریاٹ کے ذریعے تباہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

سرکن دی اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار و داہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں.

(ڈرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔)

لاہور: ——— پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال

کراچی: ——— شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی

فیصل آباد: ——— میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار

راولپنڈی: ——— جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار

ملتان: ——— زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

رحیم یار خان: ——— رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور

کراچی

ہیڈ آفس: ربوہ فون: ——— ۷۷۱، ۶۰۶

عوام الناس نے جو صدام حسین کی حمایت کے مظاہرے کئے ہیں اسکی عراق تعریف کرتا ہے۔